سورۃ التوبہ

آیات ۱۲۳ - ۱۲۹

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا قَاتِلُوا الَّذِيۡنَ يَلُوۡنَكُمۡ مِّنَ الۡكُفَّارِ وَلۡيَجِدُوۡا فِيۡكُمۡ
غِلۡظَةً ؕ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا مَاۤ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ
فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ اَيُّكُمۡ زَادَتۡهُ هٰذِهٖۤ اِيۡمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا
فَزَادَتۡهُمۡ اِيۡمَانًا وَّهُمۡ يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاَمَّا الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ
فَزَادَتۡهُمۡ رِجۡسًا اِلٰى رِجۡسِهِمۡ وَمَاتُوۡا وَهُمۡ كٰفِرُوۡنَ ﴿۱۲۵﴾ اَوَلَا يَرَوۡنَ اَنَّهُمۡ
يُفۡتَنُوۡنَ فِىۡ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوۡ مَرَّتَيۡنِ ثُمَّ لَا يَتُوۡبُوۡنَ وَلَا هُمۡ يَذَّكَّرُوۡنَ ﴿۱۲۶﴾ وَ
اِذَا مَاۤ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ نَّظَرَ بَعۡضُهُمۡ اِلٰى بَعۡضٍ ؕ هَلۡ يَرٰٮكُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ ثُمَّ
انۡصَرَفُوۡا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوۡبَهُمۡ بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا يَفۡقَهُوۡنَ ﴿۱۲۷﴾ لَقَدۡ جَآءَكُمۡ
رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ عَزِيۡزٌ عَلَيۡهِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِيۡصٌ عَلَيۡكُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ
رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۲۸﴾ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِىَ اللّٰهُ ۖ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيۡهِ
تَوَكَّلۡتُ وَهُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۱۲۹﴾ ع

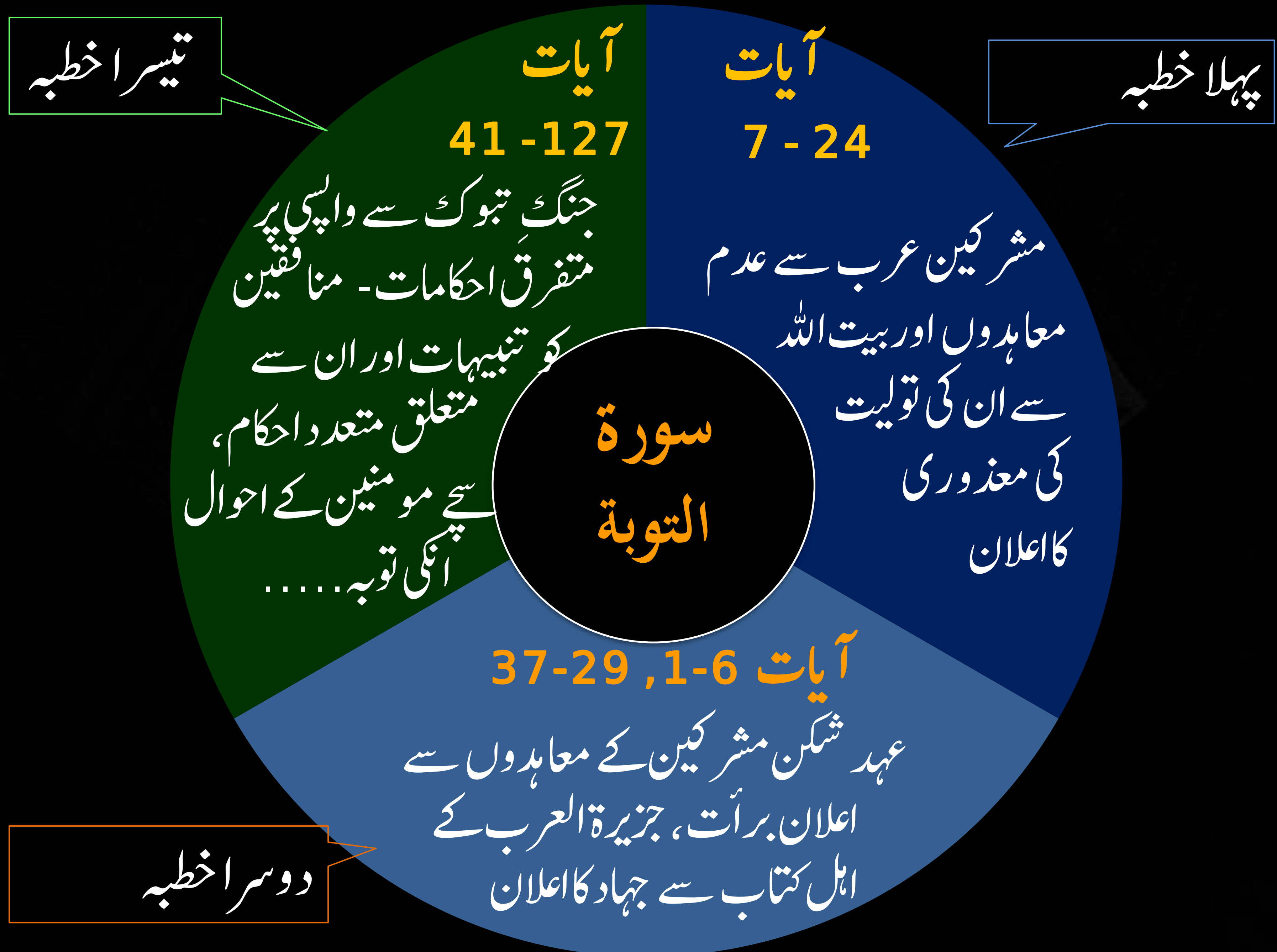
سورۃ التوبۃ
پہلا خطبہ
آیات
7 - 24
مشرکین عرب سے عدم معاہدوں اور بیت اللہ سے ان کی تولیت کی معذوری کا اعلان
دوسرا خطبہ
آیات 1-6, 37-29
عہد شکن مشرکین کے معاہدوں سے اعلان برأت، جزیرۃ العرب کے اہل کتاب سے جہاد کا اعلان
تیسرا خطبہ
آیات
41 -127
جنگِ تبوک سے واپسی پر متفرق احکامات - منافقین کو تنبیہات اور ان سے متعلق متعدد احکام، سچے مومنین کے احوال انکی توبہ.....

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ ....

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ - اے لوگو ! جو

اٰمَنُوْا - ایمان لائے ہو

قَاتِلُوا - جنگ کرو

الَّذِيْنَ - ان لوگوں سے جو

يَلُوْنَكُمْ - قریب ہیں تمہارے

(و ل ي)

وَلِيَ يَلِي ، وَلْيًا و وَلايةً:
وَلىٰ يَلِي ، وَلْيًا و وَلايةً:
قریب ہونا، پیروی کرنا

الولاء والتوالی: دو یا دو سے زیادہ چیزوں کا اس طرح یکے بعد دیگرے آنا کہ انکے درمیان کوئی ایسی چیز نہ آئے جو ان میں سے نہ ہو۔ استعارۃً قریب کے معنی

مِّنَ الْكُفَّارِ - کافروں میں سے

وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٢٣﴾

وَلْيَجِدُوْا - اور چاہیے کہ وہ پائیں

فِيْكُمْ - تم لوگوں میں

غِلْظَةً - سختی

وَاعْلَمُوْٓا - اور جان لو

اَنَّ اللّٰهَ - کہ اللہ تعالیٰ

مَعَ الْمُتَّقِيْنَ - تقوی کرنے والوں کے ساتھ ہے

يَٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَ
لْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۳﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جنگ کرو اُن منکرین حق سے جو
تم سے قریب ہیں اور چاہیے کہ وہ تمہارے اندر سختی پائیں،
اور جان لو کہ اللہ متقیوں کے ساتھ ہے

O ye who believe! fight the unbelievers who gird you about, and let them find firmness in you: and know that Allah is with those who fear Him.

محمد اقبال

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ ....

- ان آیات کے نزول کے وقت اسلامی انقلاب اور اسلامی دعوت فتحِ مکہ کے بعد جزیرہ عرب کی حد تک اپنے اتمام کو پہنچ رہی تھی
- جزیرہ عرب اس دعوت اور انقلاب کا بیس اور مرکز بن چکا تھا
- اب یہاں اس حکم میں اشارہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی دعوت کے بین الاقوامی اور آفاقی دور کا آغاز ہو چکا ہے اب اُس دعوت کو چہار سو پھیلنا ہے اور دارالاسلام کی سرحدوں کو وسیع ہونا ہے۔
- یہاں حکم دیا جارہا ہے کہ اسلامی حکومت کی سرحدوں پر جو کفار بستے ہیں ان سے قتال کرو، اور یہ سلسلہ آگے چلتا جائے حتیٰ کہ اللہ کا دین پوری دنیا پر غالب آجائے (جیسا حکم جزیرہ نما عرب کے لیے اس سے پہلے سورۃ انفال میں آچکا وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ - آیت ۳۹)
- اسی پر عمل کرتے ہوئے جزیرہ نمائے عرب سے اسلامی افواج جہاد کے لیے نکلی تھیں اور پھر اسلامی سرحدوں کا دائرہ وسیع ہوتا گیا۔

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ

وَاِذَا - اور جب کبھی بھی

مَآ اُنْزِلَتْ - اتاری جاتی ہے

سُوْرَةٌ - کوئی سورت

فَمِنْهُمْ - تو ان میں وہ بھی ہیں

مَّنْ يَّقُوْلُ - جو کہتے ہیں

اَيُّكُمْ - کون ہے تم میں سے

زَادَتْهُ - زیادہ کیا جس کو

هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا - اس سورت نے ایمان کے لحاظ سے

فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا فَزَادَتۡهُمۡ اِيۡمَانًا وَّهُمۡ يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ ﴿۱۲۴﴾

فَاَمَّا - پس جہاں تک

الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا - وہ لوگ جو ایمان لائے

فَزَادَتۡهُمۡ - تو اس نے زیادہ کیا ان کو

اِيۡمَانًا - ایمان کے لحاظ سے

وَّهُمۡ - اور وہ

يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ - خوشی مناتے ہیں

وَاِذَا مَآ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ اَيُّكُمۡ زَادَتۡهُ هٰذِهٖۤ اِيۡمَانًا ۚ
فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا فَزَادَتۡهُمۡ اِيۡمَانًا وَّهُمۡ يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ ﴿۱۲۴﴾

اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ اس سورت نے تم میں سے کس کے ایمان کو بڑھایا ہے سو جو لوگ ایمان والے ہیں اس سورت نے ان کے ایمان کو بڑھایا ہے اور وہ خوش ہوتے ہیں

Whenever there coms down a surah, some of them say: "Which of you has had His faith increased by it?" Yea, those who believe,- their faith is increased and they do rejoice.

محمد اقبال

وَاِذَا مَآ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ اَيُّكُمۡ زَادَتۡهُ هٰذِهٖۤ اِيۡمَانًاۚ

منافقین کا قرآن سے استہزاء اور اس کا جواب :

- سورۃ الانفال (آیت ۲) میں اہل ایمان کا ذکر۔ کہ جب ان کو اللہ کی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کے ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے وَإِذَا تُلِيَتۡ عَلَيۡهِمۡ آيَاتُهُ زَادَتۡهُمۡ إِيمَانًا
- منافقین اس پر طنز اور استہزاء کرتے تھے اور جب بھی کوئی تازہ وحی نازل ہوتی تو اس کا تمسخر اڑاتے ہوئے ایک دوسرے سے پوچھتے کہ ہاں بھئی اس سورت کو سن کر کس کس کے ایمان میں اضافہ ہوا ہے؟
- اللہ کا کلام سن کر حقیقی مؤمنین کے ایمان میں یقیناً اضافہ ہوتا ہے، قرآن میں اترنے والی ہر آیت ان کے ایمان میں اضافے کا سبب بنتی ہے اور وہ ہر وحی کے نازل ہونے پر خوشیاں بھی مناتے ہیں کہ اللہ نے اپنے کلام سے مزید انہیں نوازا ہے اور ان کے ایمان کو جلا بخشی ہے (اللہ نے یہاں اس بات کی گواہی دی ہے)

وَاِذَا مَآ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ اَيُّكُمۡ زَادَتۡهُ هٰذِهٖۤ اِيۡمَانًا ۚ

قرآنی سورت کے ساتھ تعامل کی کیفیت

ایمان والوں کے ایمان میں مزید اضافے کا باعث اور اس پر وہ شاداں وفرحاں

کیا

قرآنی سورتیں پڑھ کر ہمارے اوپر بھی ایسا ہی اثر ہوتا ہے ؟

کیا قرآن کی سورتیں اور آیتیں اپنا اثر کھو بیٹھی ہیں یا پھر افکار کی آلودگی دلوں کی بیماری اور ہمارے برے اعمال کے حجابوں نے ہمارے دلوں کو اثر ناپذیر بنا دیا ہے ؟

وَ اَمَّا الَّذِيْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَ مَاتُوْا وَ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۲۵﴾

وَ اَمَّا الَّذِيْنَ -اور جہاں تک وہ لوگ

فِیْ قُلُوْبِهِمْ - دلوں میں جن کے

مَّرَضٌ - ایک مرض (روگ) ہے

فَزَادَتْهُمْ - اس نے زیادہ کیا ان کو

رِجْسًا - گندگی کے لحاظ سے

اِلٰى رِجْسِهِمْ - ان کی (سابقہ) گندگی کی طرف

وَ مَاتُوْا - اور وہ مرے

وَ هُمْ كٰفِرُوْنَ - اس حال میں کہ وہ کافر تھے

رِجْس: نجاست، غلاظت
ان چیزوں کی جن کو شریعت
نے پلید (ناپاک) یا حرام قرار دیا

وَ اَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰی
رِجْسِهِمْ وَ مَاتُوْا وَ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۲۵﴾

البتہ جن لوگوں کے دلوں کو (نفاق کا) روگ لگا ہوا تھا اُن کی سابق نجاست پر (ہر نئی سورت نے) ایک اور نجاست کا اضافہ کر دیا اور وہ مرتے دم تک کفر ہی میں مبتلا رہے

But as for those in whose hearts is disease, it only adds wickedness to their wickedness, and they die while they are disbelievers.

وَ اَمَّا الَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِہِمۡ مَّرَضٌ فَزَادَتۡہُمۡ رِجۡسًا اِلٰی رِجۡسِہِمۡ وَ مَاتُوۡا وَ ہُمۡ کٰفِرُوۡنَ ﴿۱۲۵﴾

- یہاں "مرض" سے مراد نفاق اور آیات الٰہی کے بارے میں شکوک و شبہات ہیں
- قرآن مجید مومنین کے لیے تو ایک بہت بڑی نعمت و رحمت اور سعادت ہے۔
- لیکن اس قرآن کا نزول منافقین کے لیے ان کے خبث باطن اور ان کے نفاق میں اضافے کا باعث بنتا ہے (کیونکہ ان کے دلوں میں پہلے سے یہی بھرا ہوا ہے)
- قرآنی آیات بارش کے حیات بخش قطروں کی طرح ہیں جو باغ میں سبزہ زار اگاتے ہیں اور تھور والی زمین میں خس و خاشاک
- کفر کی حالت پر مرنا آیات قرآنی کا مذاق اڑانے والے منافقین کا برا انجام ہے اور انہیں اسی کی بدولت توبہ کی توفیق بھی انہیں عطا نہیں کی جاتی

والعیاذ باللہ العظیم

أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿١٢٦﴾

أَوَلَا يَرَوْنَ - اور کیا نہیں وہ دیکھتے

أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ - کہ وہ آزمائش میں ڈالے جاتے ہیں

فَتَنَ يَفْتِنُ ، فِتْنَةً: آزمائش میں ڈالنا...

فِي كُلِّ عَامٍ - ہر سال

مَّرَّةً - ایک بار

أَوْ مَرَّتَيْنِ - یا دو بار

ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ - پھر (بھی) وہ توبہ نہیں کرتے

وَلَا هُمْ - اور نہ ہی وہ

يَذَّكَّرُونَ - نصیحت حاصل کرتے ہیں

اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾

○ سال کے لیے قرآن مجید میں آئے الفاظ:

1. **عام** - وہ سال جس میں وسعت اور فراوانی ہو، خیر و عافیت کا سال

اسی نسبت سے عام کا لفظ بطورِ دُعا بھی استعمال ہوتا ہے- وكل عام أنتم بخير
خدا کرے تمہارا یہ سال خیر و عافیت سے گذرے

2. **سَنَة** (جمع سِنِيْن)۔ سختی کا سال وَلَقَدْ أَخَذْنَا آلَ فِرْعَونَ بِالسِّنِينَ وَنَقْصٍ مِّن الثَّمَرَاتِ ۱۳۰-۷ اور ہم نے پکڑ لیا فرعون والوں کو قحط میں اور میوؤں کے نقصان میں

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا

3. **حَول** -(حال)، کسی معینہ تاریخ سے سال کا پورا چکر (قمری حساب سے)

4. **حِجَج** - سال گننے کا موٹا موٹا طریقہ قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلَى أَن تَأْجُرَنِي ثَمَانِيَ حِجَجٍ

اَوَ لَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا
يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾

کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں کہ ہر سال ایک دو مرتبہ یہ آزمائش
میں ڈالے جاتے ہیں؟ مگر اِس پر بھی نہ توبہ کرتے ہیں نہ
کوئی سبق لیتے ہیں

See they not that they are tried every year once or twice? Yet they turn not in repentance, and they take no heed.

محمد اقبال

اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾

- مخاطب کو دلیل سے قائل کرنے کا ایک انداز یہ بھی ہے کہ مخاطب کی حالت اور اس کی کیفیت کو دلیل کے طور پر پیش کیا جائے
- اگر مخاطب ایسی دلیل کو بھی خاطر میں نہیں لاتا۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بات سمجھنے کی صلاحیت کھو بیٹھا ہے یا قصداً وہ معقولیت کی طرف آنے کے لیے تیار نہیں
- مومنوں کے لیے دعوت تعجب ہے کہ ذرا ان منافقین کی کم عقلی تو دیکھیے کہ ہر سال ایک یا دو بار ان کی منافقتوں کا پردہ فاش ہوتا رہتا ہے۔ ہر سال ایک یا دو بار رسول اللہ ﷺ اور مومنین جہاد کرتے ہیں اور انھیں فتح و کامرانی حاصل ہوتی ہے لیکن پھر بھی وہ کوئی نصیحت حاصل نہیں کرتے اور تائب ہو کر صدق دل سے اسلام قبول نہیں کرتے
- یہ معاملہ ابتلا کے اسی قانون کا حصہ ہے جو رسولوں کے براہ راست مخاطبین سے متعلق قرآن میں بیان ہوا ہے

وَ اِذَا مَآ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ نَّظَرَ بَعۡضُهُمۡ اِلٰى بَعۡضٍ ؕ هَلۡ يَرٰٮكُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوۡا ؕ

وَ اِذَا مَآ -اور جب کبھی بھی

اُنۡزِلَتۡ - اتاری جاتی ہے

سُوۡرَةٌ - کوئی سورت

نَّظَرَ - تو دیکھتے ہیں

بَعۡضُهُمۡ - ان کے بعض

اِلٰى بَعۡضٍ - بعض کی طرف

هَلۡ يَرٰٮكُمۡ - (پھر وہ کہتے ہیں) کیا دیکھتا ہے تمہیں

هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

مِّنْ اَحَدٍ - کوئی ایک بھی

ثُمَّ انْصَرَفُوْا - پھر وہ پلٹ جاتے ہیں

اِنْصَرَفَ يَنْصَرِفُ: پلٹ جانا، پھرنا، مڑنا (VII)

صَرَفَ اللّٰهُ - پھیرا اللہ نے

صَرَفَ يَصْرِفُ، صَرْفًا: پھیرنا، موڑنا

قُلُوْبَهُمْ - ان کے دلوں کو

بِاَنَّهُمْ - اس کے سبب کہ وہ

قَوْمٌ - ایک ایسی قوم ہیں جو

لَّا يَفْقَهُوْنَ - سوجھ بوجھ نہیں رکھتے

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ؕ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ
اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو یہ لوگ آنکھوں ہی آنکھوں
میں ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہیں کہ کہیں کوئی تم کو دیکھ
تو نہیں رہا ہے، پھر چپکے سے نکل بھاگتے ہیں اللہ نے ان کے دل
پھیر دیے ہیں کیونکہ یہ نا سمجھ لوگ ہیں

Whenever there comes down a Surah, they look at each other, (saying), "Does anyone see you?" Then they turn aside: Allah has turned their hearts (from the light); for they are a people that understand not.

وَ اِذَا مَآ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَۃٌ نَّظَرَ بَعۡضُهُمۡ اِلٰی بَعۡضٍ ؕ هَلۡ یَرٰىكُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ ثُمَّ انۡصَرَفُوۡا ؕ

- نبی کریم ﷺ جب کبھی قرآن کریم کی نئی نازل ہونے والی آیات سنانے کے لیے یا کسی اہم معاملے کے اعلان کے لیے مسلمانوں کا اجتماع طلب فرماتے تو ان منافقین کا حال وہ ہوتا جو اس آیت کریمہ میں بیان فرمایا گیا ہے
- وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے سے اشارے کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی آڑ لیتے ہوئے وہاں سے کھسک جاتے ہیں۔
- پیغمبر کی شخصیت اور اللہ کا کلام اپنی معجز بیانی اور اثر آفرینی میں اپنا جواب نہیں رکھتے لیکن ان کی بد نصیبی اور محرومی کا عالم یہ ہے کہ انھیں مجلسِ نبوی میں تلاوت قرآن بھی بوجھ محسوس ہوتی ہے
- وہاں سے نکلتے ہی ان کے دلوں پر مہر لگانے کا فیصلہ ہو جاتا ہے اب وہ چاہیں بھی تو راہ راست کی طرف نہیں آسکتے۔ سلامتی کی طرف ہر راستہ ان کے لیے بند ہو گیا ہے۔
- جیسے جیسے ان کا نفاق بڑھتا گیا ویسے ویسے ان کا دل داغ داغ ہوتا گیا۔ پھر ایک ایسا وقت آیا کہ ان داغوں نے آئینہ دل کو بالکل سیاہ کر دیا

لَقَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ عَزِيۡزٌ عَلَيۡهِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِيۡصٌ عَلَيۡكُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۲۸﴾

لَقَدۡ جَآءَكُمۡ - بیشک آگیا ہے تمہارے پاس

رَسُوۡلٌ - ایک ایسا رسول

مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ - (جو) تمھارے اپنوں میں سے ہے

عَزِيۡزٌ عَلَيۡهِ - گراں ہے اس پر

(ع ن ت)

مَا عَنِتُّمۡ - وہ جس سے تم مشکل میں پڑو

عَنِتَ يَعنَتُ ، عَنَتًا : مشکل میں پڑنا

حَرِيۡصٌ عَلَيۡكُمۡ - شدید خواہشمند ہے تم پر

حِرْص: کسی چیز کی شدت کی طمع یا رغبت

بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ - مومنین پر

رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ - نہایت شفیق ، نہایت مہربان ہے

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ
حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢٨﴾

دیکھو! تم لوگوں کے پاس ایک رسول آیا ہے جو خود تم ہی میں سے ہے، تمہارا نقصان میں پڑنا اس پر شاق ہے، تمہاری فلاح کا وہ حریص ہے، ایمان لانے والوں کے لیے وہ شفیق و رحیم ہے

There has come unto you a messenger, (one) of yourselves, unto whom aught that ye are overburdened is grievous, full of concern for you, for the believers full of pity, merciful.

محمد اقبال

لَقَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ عَزِيۡزٌ عَلَيۡهِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِيۡصٌ عَلَيۡكُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۲۸﴾

رسول اللہ ﷺ کے اوصاف

- اس آیت کے محل کی حکمت۔اس پوری سورۃ میں تمام کفار سے براءت کا اظہار، منافقین پر شدید تنقید اور آپ ﷺ اور مسلمانوں کو ان سے سخت رویہ اختیار کرنے اور جہاد و قتال کا حکم دیا گیا ہے۔
- اِن تفصیلات کو پڑھتے ہوئے آپ ﷺ کے بارے میں کسی کے ذہن میں مبادا یہ تاثر ابھرے کہ آپ اللہ کے ایسے رسول ہیں۔ جن پر ہیبت اور رعب کا غلبہ ہے۔ آپ کفار کو سختی سے سیدھا کر دینا چاہتے ہیں حالانکہ قرآن کریم میں آپ کا تعارف رحمت اللعالمین کے نام سے کرایا گیا ہے۔
- اس غلط فہمی کو دور کرنے اور آپ کی اصل حیثیت واضح کرنے کے لیے یہ دو آیتیں لائی گئی ہیں۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾

○ اس آیت میں جو باتیں ارشاد فرمائی گئی ہیں :

1. لوگو ! تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ نے تمہاری طرف اپنا آخری رسول بھیج دیا ہے (رسول) پر تنوین عظمت کے لیے بھی ہے اور اس آخری رسول کی طرف اشارے کے لیے بھی ۔

آخری رسول کے آنے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین پر بسنے والے انسانوں پر اپنا آخری رسول بھیج کر اتمام حجت کر دینا چاہتا ہے اور وہ آخری قانون اور ضابطہ حیات عطا فرما کر انسانوں کو پابند کر دینا چاہتا ہے کہ وہ اسے اپنا دین اپنی شریعت اپنا طرز حیات اور اپنا قانون سمجھ کر اس کے مطابق زندگی گزاریں

2. وہ رسول بھی انھیں میں سے بھیجا تاکہ اس کی بات سمجھ لیں اس کی مراد جان لیں اور اس پر اعتماد کرنے میں انھیں کوئی دشواری پیش نہ آئے۔ وہ اسے جانتے ہیں ان کے سردار کا پوتا ہے اور وہ اس کے کردار کی عظمت کے قائل ہیں

لَقَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُولٌ مِّنۡ أَنفُسِكُمۡ عَزِيزٌ عَلَيۡهِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِيصٌ عَلَيۡكُم بِٱلۡمُؤۡمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢٨﴾

3. وہ تمہاری بھلائی اور منفعت کے لیے انتہائی حریص ہیں۔ وہ تمہیں دنیا و آخرت دونوں کی کلفتوں اور ہلاکتوں سے محفوظ اور دونوں کی سعادتوں سے بہرہ مند دیکھنا چاہتا ہے۔ آپ ﷺ کی شدید خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام خیر، ساری خوبیاں اور ساری بھلائیاں تم لوگوں کو عطا فرما دے

اس کے لیے آپؐ نے اپنی زندگی کے ہر سکھ، فائدے اور ضرورت کو داؤ پر لگا دیا

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفۡسَكَ عَلَىٰٓ آثَارِهِمۡ إِن لَّمۡ يُؤۡمِنُوا بِهَٰذَا الۡحَدِيثِ أَسَفًا

اس نے ۲۳ سال کی پر کٹھن زندگی میں دعوت کا حق ادا کر دیا أَنَّكَ قَد بَلّغتَ الرّسالَةَ، وأدّيۡتَ الأَمَانَةَ وَنَصَحۡتَ الأُمَّةَ وَجَاهَدۡتَ فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ.

4. آپ ﷺ مومنوں کے لیے رؤف و رحیم ہیں، یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام ہیں کسی اور نبی کے لیے ان دونوں ناموں کو استعمال نہیں کیا گیا۔ آپؐ کو ان دونوں صفات سے متصف ٹھہرانے کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ صفاتِ الٰہی کے مظہر ہیں

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِیَ اللّٰہُ ۫٭ۖ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ؕ عَلَیۡہِ تَوَکَّلۡتُ وَ ہُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ ﴿۱۲۹﴾ ع

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا - پھر اگر وہ منھ موڑیں

فَقُلۡ - تو آپ کہہ دیں

حَسۡبِیَ اللّٰہُ - مجھے کافی ہے اللہ

لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ - کوئی الہ نہیں ہے مگر وہ (ہی)

عَلَیۡہِ تَوَکَّلۡتُ - اس پر ہی میں نے بھروسہ کیا

وَ ہُوَ - اور وہ ہی

رَبُّ - رب ہے

الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ - عظیم عرش کا

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِىَ اللّٰهُ ‌ۖ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ ؕ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ‌

وَهُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ ۞ ١٢٩

اب اگر یہ لوگ تم سے منہ پھیرتے ہیں تو اے نبیؐ، ان سے کہدو کہ "میرے لیے بس اللہ کافی ہے، کوئی معبود نہیں مگر وہ، اُسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ مالک ہے عرش عظیم کا

But if they turn away, Say: "Allah suffices me: there is no god but He: On Him is my trust,- He the Lord of the Throne (of Glory) Supreme!"

محمد اقبال

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِیَ اللّٰہُ ۫٭ۖ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ؕ عَلَیۡہِ تَوَکَّلۡتُ وَ ہُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ ﴿۱۲۹﴾ ع

- آپ ﷺ کی حیثیت واضح کر دینے کے بعد فرمایا جارہا ہے کہ اگر اب بھی یہ لوگ آپ کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں یہ اپنے کفر اور نفاق سے تائب نہیں ہوتے تو آپ اس کی ہر گز پرواہ نہ کریں ب
- آپ کی زبان پر یہ جملہ رہنا چاہے کہ میرے لیے میرا اللہ کافی ہے۔ میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے۔ اس پر بھروسہ کرنے کے بعد کسی اور طرف دیکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ وہ عرش عظیم کا رب ہے۔ اس کا آستانہ چھوڑ کر کسی اور آستانے کی طرف دیکھنا حماقت کے سوا کچھ نہیں۔
- یہ آخری بات ہے جو رسولؐ کی زبان سے کہلوائی گئی ہے اس میں توحید کے ساتھ استغناء اور توکل کی شان کا بھی اظہار ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے دعوت کا آغاز بھی توحید سے کیا تھا اور الوداعی پیغام میں بھی توحید ہی کو پیش کیا ہے۔